کافی ہے۔ اس فرقے کے افراد نے تصوف کے پردے میں اپنے عقائد کی جس طرح تبلیغ کی اور جس حکمت عملی سے کام لے کر تصوف کو سراسر غیر اسلامی بنا دیا' اس کی مثالیں بیکتاشی سلسلے اور نوربخشی سلسلے کے صوفیوں کے عقائد سے بخوبی مل سکتی ہیں۔

بیکتاشی فرقہ

صوفیوں کے اس فرقے کی تاریخ ڈاکٹر جے کے برج (Birge) نے اپنی کتاب ''درویشوں کا بیکتاشی سلسلہ'' میں مفصل طور پر لکھی ہے۔ بخوفِ طوالت صرف چند اقتباسات پر اکتفا کرتا ہوں۔

''اس سلسلے کا بانی حاجی بیکتاش ولی تھا جو ۶۸۰ھ/ ۱۲۸۱ء میں خراسان (اسماعیلی دعاۃ کے مرکز) سے اناطولیا میں آیا تھا۔ اس نے ۷۳۸ھ/ ۱۳۳۷ء میں وفات پائی (ص ۳۵)۔ ترکوں میں اس کے سلسلے کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

اس سلسلے کے عقائد حسب ذیل ہیں:

(۱) اللہ حقیقت واحدہ ہے۔

(۲) محمد ﷺ اور علیؓ دونوں اللہ کے مظاہر خاص ہیں۔

(۳) اللہ' محمد ﷺ اور علیؓ تینوں میں عینیت کا علاقہ ہے۔

(۴) محمد ﷺ اور علیؓ درحقیقت ایک ہیں یا ایک شخص کے دو نام ہیں۔

(ص ۱۳۲و۱۳۳)

ان چار عقیدوں سے اس بات کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے کہ اس سلسلے کے صوفیوں کو اسلام سے کتنا تعلق تھا!

حضرت علیؓ کے بارے میں اس سلسلے کے صوفیوں کے جو عقائد ہیں اس کا اندازہ ''خطبۃ البیان'' سے ہوسکتا ہے جو اس سلسلے میں بہت معتبر کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

۱) میرے پاس مفاتیح الغیب ہیں جن کو محمد ﷺ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا' نیز عزرائیل (ملک الموت) میرا تابع فرمان ہے۔

۲) میں لوحِ محفوظ ہوں' میں حجۃ اللہ ہوں' میں حجۃ الانبیاء ہوں۔

۳) میں قسیم النار والجنت ہوں' میں اللہ کا دل ہوں' میں نوح اول ہوں۔

۴) میں ذوالقرنین ہوں' میں عالم ماکان وما یکون ہوں' میں منشئ السحاب ہوں' میں مطر الانہار ہوں' میں قیوم السماء ہوں۔ (ص ۱۴۲ و ۱۴۳)

یہ کتاب ۱۹۳۷ء میں لندن سے شائع ہوئی ہے۔ مزید معلومات کے لئے ناظرین بطورِ خود اِس کتاب کا مطالعہ کرلیں۔

نوربخشی سلسلہ

اس سلسلے کا تذکرہ پروفیسر محب الحسن نے اپنی تالیف ''کشمیر زیر نگیں سلاطین'' (صفحات ۲۸۳ تا ۲۸۷) میں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

''نوربخشیہ فرقے کا بانی سید محمد عبداللہ تھا جو ۷۹۵ھ/۱۳۹۳ء میں قائین (کوہستان) میں پیدا ہوا تھا۔ جوانی میں خواجہ اسحاق خطلانی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ خواجہ صاحب امیر کبیر سیّد علی ہمدانی کے خلیفہ تھے۔ خواجہ اسحاق نے سیّد محمد کو نوربخش کا لقب عطا کیا۔ نوربخش نے دعویٰ کیا کہ مجھے امام جعفر صادق ؒ سے روحانی فیض حاصل ہوا ہے۔ اس کی تعلیمات میں شیعہ عقائد کا رنگ نمایاں ہے۔ اس سلسلے کے افراد خلفائے ثلاثہ ؓ کی شان میں گستاخی کرتے تھے۔ لیکن نوربخش نے امام مہدی المنتظر ہونے کا دعویٰ بھی کیا تھا' اس لئے شیعہ بھی اسے ناپسند کرتے تھے۔

کشمیر میں اس سلسلے کو شمس الدین نے شائع کیا۔ یہ شخص اپنے وطن شولغان (ایران) سے چل کر پہلے ملتان آیا' پھر ۱۵۰۲ء میں کشمیر پہنچا۔ کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد بلتستان میں نوربخشی عقائد کی تبلیغ کی' پھر کشمیر واپس آیا اور کشمیر کے چک حکمران خاندان کو شیعہ مسلک کا پیرو بنایا۔''

ان تصریحات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قرامطہ نے تصوف کے لباس میں اپنے مسلک کی تبلیغ کی اور تصوف میں ایسے عقائد داخل کردیئے جو قرآنی تعلیمات کے خلاف ہیں۔

جیسا کہ ہم قبل ازیں لکھ چکے ہیں' قرامطہ نے ہمیشہ اس اصول پر عمل کیا کہ ''جیسا دیس ویسا بھیس''۔ چنانچہ جب ان کے دعاۃ ہندوستان میں آئے تو انہوں نے ہندو صوفیوں اور جوگیوں اور پیروں کے طور طریقے اختیار کئے اور ہندوؤں میں حضرت علیؓ